S-2002-1-284-288

عدالت عظمیٰ رپورٹس 2002 ضمنی 1 ایس سی آر

کنھیا لال اگروال
بنام
یونین آف انڈیا

29 جولائی 2002

ایس راجیند ربابو اور پی وینکٹارام ریڈی، جسٹسز۔

سرکاری معاہدے-سامان کی فراہمی-ٹینڈر کی دعوت-ایک نیلامی دینے والا اپنی ٹینڈر میں رعایت پیش کر رہا ہے-اس طرح کے ٹینڈر کی قبولیت-چاہے وہ غیر قانونی ہو یا من مانی-منعقد:، کیونکہ اس طرح کی پیشکش ٹینڈر جمع کرانے کے وقت کی گئی تھی اور اس طرح کی پیشکش کو تیزی سے قبول کرنے کے لیے اضافی ترغیب کے طور پر دی گئی تھی، اس کی قبولیت غیر قانونی یا من مانی نہیں ہے۔

ان اپیلوں میں، غور کے لیے جو سوال پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ کیا اپیل کنندہ کی طرف سے چھوٹ کے ساتھ پیش کردہ ٹینڈر کو قبول کیا جا سکتا تھا اور کیا اس طرح کی قبولیت سے کسی دوسرے فریق کے مفادات متاثر ہوں گے۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد:.1.1 بیوروکریٹک تاخیر ایک بدنام حقیقت ہے اور ٹینڈرز کو حتمی شکل دینے میں تاخیر ٹینڈر کرنے والے کے لیے مشکلات کا باعث بنے گی۔ ایسے حالات میں، اگر کوئی سخت تاجر رعایتی نرخوں کی پرکشش پیشکش کرتا ہے اگر ٹینڈر کو مختصر مدت کے اندر حتمی شکل دی جاتی ہے، تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ پیش کردہ نرخ شرائط کے تابع پیش کیے جاتے ہیں۔ پیش کردہ نرخ واضح ہیں اور جس وقت کے اندر انہیں قبول کیا جانا ہے وہ بھی واضح ہے۔ جب تک اس طرح کی پیشکش ٹینڈر کو مدعو کرنے کی شرائط وضوابط کے خلاف نہیں ہے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس طرح کی پیشکش اس کے دائرہ کار میں نہیں ہے۔ جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ پیش کردہ پیشکش کو کم از کم 90 دن تک کھلا رکھا جائے۔ اپیل کنندہ کی طرف سے اس مدت کی تعمیل میں پیشکش کی گئی ہے۔ دی گئی رعایت یا چھوٹ پیشکش کو تیزی سے قبول کرنے کے لیے ایک اضافی ترغیب ہے تاکہ سامان میں ٹینڈر کرنے والے کی طرف سے کی گئی سرمایہ کاری پر مناسب منافع حاصل ہو اور محنت کو طویل عرصے تک خالی نہ رکھا جائے جو تجارتی دانشمندی کا حصہ ہے۔ فریقین کی طرف سے کی جانے والی پیشکشوں میں سے ہر ایک کے تجارتی پہلو کا پتہ لگانا ہوگا اور اس کے بعد ٹینڈر کو قبول یا مسترد کرنے کا فیصلہ کرنا ہوگا۔ (287-ای-جی)

1.2. اپیل کنندہ نے ٹینڈر کے ساتھ رعایتی نرخوں کی پیشکش کی جبکہ جواب دہندہ نمبر 5 نے ٹینڈر کھولنے کے بعد ایسی پیشکش کی۔ یہ تصور کرنا مشکل ہے کہ جواب دہندہ نمبر 5 جو ایک سمجھدار تاجر ہے، لین دین کو فوری طور پر حتمی شکل دینے کی صورت میں چھوٹ یا رعایت دینے کے تجارتی عمل سے واقف نہیں ہوگا۔ اپیل کنندہ نے جو پیش کیا وہ خود ٹینڈر کا حصہ تھا جبکہ جواب دہندہ نمبر 5 نے اس طرح کی پیش کش الگ سے اور بہت بعد میں کی۔ اپیل کنندہ کی پیشکش کو قبول کرنے میں ریلوے انتظامیہ کی طرف سے کوئی غیر قانونی یا من مانی بات نہیں تھی، جو ٹینڈر جمع کرنے کے وقت ہی کی گئی تھی۔ (288-بی-سی)

جی جے فرنانڈیز بنام ریاست کرناٹک اور دیگر، (1990) 2 ایس سی سی 488، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 4361-4359۔

جبل پور میں 2001 کے ایل پی اے نمبر 173، 198، 211 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 27.2.2002 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے پرکاش شریواستو۔

جواب دہندگان کے لیے انوپ چودھری اور رنجیت کمار، شیو ساگر تیواری، بشیشا نند جھا، منیش سنگھوی اور انیل کٹیار۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راجیندر بابو، جسٹس: اجازت دی گئی۔

پہلے جواب دہندہ نے کام کی پانچ اشیاء پر عمل درآمد کے لیے ٹینڈر طلب کیے جن میں فیروز آباد میں اس کے ڈپو میں وضاحتیں کے مطابق 75,000 کیوبک میٹر مشین سے کچلا ہوا بیلسٹ کی سپلائی، ترسیل اور اسٹیکنگ اور اسے ریلوے ویگنوں میں لوڈ کرنا شامل ہے۔ سپلائی کی مدت 24 ماہ کے لیے تھی۔ ٹینڈر نوٹس میں شرائط یہ تھیں کہ وہ نرخ جن پر سپلائی کی جانی تھی، الفاظ کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ منسلک شیڈول کے مطابق کام کی ہر شے کے خلاف اعداد و شمار میں بیان کیے جانے چاہئیں؛ کہ ٹینڈر دستاویز میں کسی بھی غلطی یا تبدیلی کے ساتھ جمع کیے گئے ٹینڈر مسترد ہونے کے جوابدہ تھے؛ تاہم، جائز اصلاحات ٹینڈر کرنے والوں کے مناسب دستخط کے ساتھ منسلک کی جا سکتی ہیں؛ کہ ٹینڈر کرنے والا پیشکش کو اس تاریخ تک کھلا رکھے جو ٹینڈر میں بیان کی گئی ہو جو ٹینڈر کھولنے کی تاریخ سے کم از کم 90 دن کی مدت کے لیے تھی؛ کہ شرائط کی خلاف ورزی خود بخود ضبط ہو جائے گی۔ سیکیورٹی ڈپازٹ کا؛ کہ ٹینڈر ٹینڈر فارم میں کسی بھی شرط کی عدم تعمیل کی وجہ سے مسترد ہونے کا جوابدہ تھا۔

پانچ ٹینڈر موصول ہوئے۔ اپیل کنندہ نے 27.02.2001 پر ایک تعارفہ خط کے ساتھ اپنا ٹینڈر دیا کہ اگر اس کی پیشکش مقررہ وقت کے اندر قبول کر لی جاتی ہے تو اس کی طرف سے اس طرح کی چھوٹ پیش کی جائے گی کہ اگر اسے 45 دن، 60 دن اور 75 دن کے اندر معاہدہ دیا گیا تو وہ اس کی طرف سے ٹینڈر کی گئی شرحوں پر بالترتیب 5 فیصد، 3 فیصد اور 2 فیصد کی چھوٹ میں توسیع کرے گا۔ جواب دہندہ نمبر 5 نے بھی اسی طرح کی پیشکش کی تھی لیکن ٹینڈر کھلنے کے پانچ دن بعد، جب کہ اپیل کنندہ نے ٹینڈر دستاویزات کے ساتھ خط میں ٹینڈر دیتے وقت بھی چھوٹ کی ایسی پیشکش کی تھی۔ تاہم، جواب دہندہ نمبر 5 نے 30 دنوں میں

قبول ہونے پر 1.25% اور 45 دنوں میں قبول ہونے پر 1 فیصد شرحوں کو کم کرنے کی پیشکش کی۔ پہلے جواب دہندہ نے اپیل کنندہ کی طرف سے چھوٹ کے تابع شرحوں پر پیش کردہ ٹینڈر کو قبول کرلیا۔ معاہدہ 19.04.2001 پر طے پا گیا۔ جواب دہندہ نمبر 5 نے ایک تحریری درخواست دائر کی جس میں دعوی کیا گیا کہ اس کا ٹینڈر قبول کیا جانا چاہیے تھا، کیونکہ اس کی طرف سے پیش کردہ نرخ سب سے کم ہیں۔

فاضل جج، جس کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ ٹینڈر کی قبولیت کو چیلنج کیا گیا تھا، نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ ٹینڈر نوٹس میں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ چھوٹ کی شکل میں پیش کی جانے والی پیشکش کو تسلیم نہیں کیا گیا ہے اور یہ بھی واضح تھا کہ ٹینڈر کھولنے کے بعد جواب دہندہ نمبر 5 کی طرف سے کی گئی پیشکش کا کوئی نتیجہ نہیں ہے اور اس نے اپیل کنندہ اور جواب دہندہ نمبر 5 سے تازہ پیشکش لینے کی ہدایت دی۔ یہ معاملہ ڈویژن بنچ میں اپیل میں اٹھایا گیا تھا۔ ڈویژن بنچ نے معاہدوں کے ایوارڈ کے سوال پر کئی فیصلوں پر غور کرنے کے بعد کہا کہ ٹینڈر نوٹس میں چھوٹ دے کر شرائط کو منسلک کرنے پر غور نہیں کیا گیا جو کہ ٹینڈر دستاویز میں تبدیلی کے مترادف ہے جو کہ ناقابل قبول ہے؛ کہ ٹینڈر غیر مشروط ہونا چاہیے اور اگر کوئی نرمی ہو تو تمام ٹینڈررز کو مطلع کیا جانا چاہیے تھا تاکہ وہ اپنی شرحوں کو تبدیل کر سکیں؛ کہ تمام ٹینڈررز کے ساتھ مساوی اور منصفانہ سلوک کیا جانا چاہیے تھا، اور اس بنیاد پر، یہ خیال لیا گیا کہ جواب دہندہ نمبر 5 کا ٹینڈر کم شرح پر ہے اور اس لیے قابل قبول ہے اور اسکالر کے حکم کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ واحد جج فریقین کے ساتھ نئے مذاکرات کی ہدایت کرتا ہے۔ ڈویژن بنچ نے ہدایت دی کہ اپیل کنندہ کی طرف سے مواد کی فراہمی کو فوری طور پر روک دیا جائے اور بقایا مواد جواب دہندہ نمبر 5 سے اس کی طرف سے پیش کردہ شرح پر لیا جائے۔ لہذا، یہ اپیلیں عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف ہیں۔

یہ عدالت عام طور پر حکومت کی طرف سے معاہدوں میں داخل ہونے کے معاملات میں مداخلت کرنے سے گریزاں ہوتی ہے، لیکن اگر یہ غیر معقول، من مانی، بدنیتی پر مبنی پائی جاتی ہے یا لازمی طریقہ کار کو نظرانداز کرتی ہے تو وہ اس طرح کے اقدامات کو کالعدم یا درست کرنے میں ہچکچاہٹ نہیں کرے گی۔

یہ طے شدہ قانون ہے کہ جب ٹینڈر کی ایک لازمی شرط کی تعمیل نہیں کی جاتی ہے، تو ٹینڈر کو مدعو کرنے والے شخص کے لیے اسے مسترد کرنے کا اختیار رہتا ہے۔ کوئی شرط ضروری ہے یا یک جدی کا تعین اس کی عدم تعمیل کے نتیجے کے حوالے سے کیا جا سکتا ہے۔ اگر ضرورت کو پورا نہ کرنے کے نتیجے میں ٹینڈر کو مسترد کر دیا جاتا ہے، تو یہ ٹینڈر کا لازمی حصہ ہوگا بصورت دیگر یہ صرف ایک یک جدی کی مدت ہے۔ اس قانونی حیثیت کو جی جے فرنانڈیز بنام ریاست کرناٹک اور دیگر، (1990) 2 ایس سی سی 488 میں اچھی طرح سے بیان کیا گیا ہے۔

موجودہ معاملے میں، جو مختصر سوال زیر غور آتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ کی طرف سے چھوٹ کے ساتھ پیش کردہ ٹینڈر کو قبول کیا جا سکتا تھا اور کیا اس طرح کی قبولیت کسی دوسرے فریق کے مفادات کو متاثر کرے گی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ شرح طے کرنے کے بعد ٹینڈر کے ساتھ لکھے گئے 27.2.2001 کے خط میں درج ذیل شرائط میں نوٹ کے ساتھ کچھ حالات بھی بیان کیے گئے ہیں:-

"نوٹ:-اگر میرے حق میں ٹینڈر کو حتمی شکل دی جاتی ہے تو میں پیشکش کرنا چاہوں گا:

(a)45 دنوں کے اندر شرح میں 5 فیصد کمی؛

(b)60 دنوں کے اندر شرح میں 3 فیصد کمی؛

(c)75 دنوں کے اندر شرح میں 2 فیصد کمی؛

(d) جلد از جلد مشینری کا استعمال کرنا۔

بیوروکریٹک تاخیر ایک بدنام حقیقت ہے اور ٹینڈرز کو حتمی شکل دینے میں تاخیر ٹینڈر کرنے والے کے لیے مشکلات کا باعث بنے گی۔ایسے حالات میں، اگر کوئی سخت تاجر رعایتی نرخوں کی پرکشش پیشکش کرتا ہے اگر ٹینڈر کو مختصر مدت کے اندر حتمی شکل دی جاتی ہے، تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ پیش کردہ نرخ شرائط کے تابع ہیں۔پیش کردہ نرخ واضح ہیں اور جس وقت کے اندر انہیں قبول کیا جانا ہے وہ بھی واضح ہے۔جب تک اس طرح کی پیشکش ٹینڈر کو مدعو کرنے کی شرائط وضوابط کے خلاف نہیں ہے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس طرح کی پیشکش اس کے دائرہ کار میں نہیں ہے۔جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ پیش کردہ پیشکش کو کم از کم 90 دن تک کھلا رکھا جائے۔اپیل کنندہ کی طرف سے اس مدت کی تعمیل میں پیشکش کی گئی ہے۔دی گئی رعایت یا چھوٹ پیشکش کو تیزی سے قبول کرنے کے لیے ایک اضافی ترغیب ہے تاکہ سامان میں ٹینڈر کرنے والے کی طرف سے کی گئی سرمایہ کاری پر مناسب منافع حاصل ہو اور محنت کو طویل عرصے تک خالی نہ رکھا جائے جو تجارتی دانشمندی کا حصہ ہے۔فریقین کی طرف سے پیش کردہ پیشکشوں میں سے ہر ایک کے تجارتی پہلو کا پتہ لگانا ہوگا اور اس کے بعد ٹینڈر کو قبول یا مسترد کرنے کا فیصلہ کرنا ہوگا۔

عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے اس بنیاد پر کارروائی کی کہ رعایت کی پیشکش ٹینڈر کی شرائط کے منافی ہے لیکن ہم نے اس کے برعکس مظاہرہ کیا ہے۔

اب اپیل کنندہ نے ٹینڈر کے ساتھ رعایتی نرخوں کی پیشکش کی جبکہ جواب دہندہ نمبر 5 نے ٹینڈر کھولنے کے بعد ایسی پیشکش کی۔یہ تصور کرنا مشکل ہے کہ جواب دہندہ نمبر 5 جو ایک سمجھدار تاجر ہے، لین دین کو فوری طور پر حتمی شکل دینے کی صورت میں چھوٹ یا رعایت دینے کے تجارتی عمل سے واقف نہیں ہوگا۔اپیل کنندہ نے جو پیش کیا وہ خود ٹینڈر کا حصہ تھا جبکہ جواب دہندہ نمبر 5 نے اس طرح کی پیش کش الگ سے اور بہت بعد میں کی۔اپیل کنندہ کی پیشکش کو قبول کرنے میں ریلوے انتظامیہ کی طرف سے کوئی غیر قانونی یا من مانی بات نہیں تھی، جو ٹینڈر جمع کرنے کے وقت ہی کی گئی تھی۔

نتیجے میں، ہم عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ اور فاضل واحد جج دونوں کے احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ان اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں اور تحریری درخواست کو مسترد کرتے ہیں۔بنا اخراجات کے۔

این جے۔

اپیلوں کو منظور کیا جاتا ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:22
I am the author of this document